حوصلے کی استعداد

حوصلے کا تقاضا یکدم نہیں کیا جاتا، اور نہ ہی اسے محض غیر معمولی لمحات میں ناپا جاتا ہے۔ یہ روز مرہ کی سچائی، ضبط اور دیانتداری کے ذریعے خاموشی سے پروان چڑھتا ہے—خاص طور پر تب، جب سمجھوتہ کرنا زیادہ آسان ہو۔ ایمان انسانی حدود کے لیے رحم کی گنجائش پیدا کرتا ہے، لیکن ساتھ ہی ہمیں بلند تر مقاصد کی جستجو کی دعوت بھی دیتا ہے۔ آج کے حصے کا حوصلہ آج ہی دکھائیں۔ جب بڑے امتحانات آتے ہیں، تو ان کا مقابلہ کرنے کی طاقت بھی اکثر ان کے ساتھ ہی آتی ہے۔ حقیقی ہمت اس خلاء میں ہے جو ہماری بلند اُمنگوں اور جو رخصت ہمیں ملی ہے اس کے درمیان ہے۔

میں نے ہچکچاتے ہوئے ایک سوال پوچھا، کیونکہ یہ سننے میں زیادہ پُر وقار نہیں لگ رہا تھا۔ "کیا ہو اگر اپنے اصولوں پر قائم رہنے کی قیمت صرف آپ کو ہی ادا نہ کرنی پڑے؟" میں نے کہا۔ "سوچیے کہ اگر آپ کا خاندان، آپ کے بچے اور وہ لوگ جن سے آپ محبت کرتے ہیں، وہ بھی یہ قیمت چکانے لگیں؟"

انہوں نے اس سوال کو نظرانداز نہیں کیا، بلکہ اس کی گہرائی میں اترے۔ "یہی وہ مقام ہے،" انہوں نے کہا، "جہاں حوصلہ محض ایک نظریہ نہیں رہتا"۔ انہوں نے وضاحت کی کہ جب ہم حوصلے کی بات کرتے ہیں، تو ہم اکثر ایک ایسے تنہا ہیرو کا تصور کرتے ہیں جو ڈٹ کر کھڑا ہے اور تمام تر نتائج اکیلے بھگت رہا ہے۔ لیکن حقیقی زندگی اتنی سادہ نہیں ہوتی۔ انہوں نے کہا، "کبھی کبھی دیانت داری کی قیمت انا کی صورت میں چکانی پڑتی ہے۔ کبھی پیسوں کی صورت میں۔ اور کبھی... اپنے ارد گرد موجود لوگوں کی صورت میں"۔

کیریئر متاثر ہوتے ہیں۔ خاندان دباؤ محسوس کرتے ہیں۔ تعلقات میں کشیدگی آتی ہے۔ انتہائی صورتوں میں، تاریخ ہمیں یاد دلاتی ہے کہ زندگیاں خطرے میں پڑ جاتی ہیں، بلکہ چھین بھی لی جاتی ہیں۔

"تو پھر ایک انسان کو کس حد تک جانا چاہیے؟" میں نے پوچھا۔

"لوگ یہیں غلطی کرتے ہیں،" انہوں نے کہا، "وہ ایک طے شدہ فارمولا چاہتے ہیں"۔ وہ چاہتے ہیں کہ کوئی انہیں بتا دے کہ انہیں کتنی قربانی دینی ہے۔ وہ سرحد کہاں ہے جہاں حوصلہ ختم ہوتا ہے اور بے باکی یا حماقت شروع ہوتی ہے؟ وہ جاننا چاہتے ہیں کہ کیا لازم ہے؟ انہوں نے نفی میں سر ہلایا۔ "اس کا کوئی مقررہ اصول نہیں ہے،" انہوں نے کہا۔

"کیونکہ حوصلہ کوئی چیک لسٹ (Checklist) نہیں ہے، یہ ایک 'استعداد' (Capacity) ہے"۔ ایک شخص کے حوصلے کی استعداد—وہ کتنا بوجھ اٹھا سکتا ہے، وہ کتنی دور جا سکتا ہے—یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسے دوسرے ناپ سکیں یا مسلط کر سکیں۔ یہ وہ معاملہ ہے جو فرد اور خدا کے درمیان طے ہوتا ہے۔

"آپ کی نشوونما، آپ کی طاقت، آپ کی برداشت—یہ سب 'توفیق' کا معاملہ ہے، یعنی اس کا جو خدا نے اب تک آپ کے اندر پیدا کیا ہے"۔ پھر انہوں نے ایک ایسی بات کہی جو انتہائی اطمینان بخش تھی۔

"مذہب خود انسانی حدود کو تسلیم کرتا ہے"۔ انہوں نے مجھے یاد دلایا کہ ایمان کے معاملات میں بھی 'رخصت' (concessions) موجود ہے۔ ایک شخص جس کی زندگی خطرے میں ہو، اسے (زبان سے) انکار کے الفاظ کہنے کی اجازت ہے بشرطیکہ اس کا دل (ایمان پر) مضبوط رہے۔ "یہ اجازت دراصل اللہ کی 'رحمت' ہے،" انہوں نے کہا۔ اور رحمت اس لیے موجود ہے کیونکہ خدا انسانی حدود کو جانتا ہے۔

انہوں نے کہا۔ "صرف اس لیے کہ کسی چیز کی اجازت ہے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ اسے اختیار کرنا لازم ہے۔ اور صرف اس لیے کہ کوئی شخص کسی اعلیٰ راستے کا انتخاب کرتا ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر کوئی اس کا پابند ہے۔ جنہوں نے شہادت کا راستہ چنا، وہ کسی قانون کی پیروی نہیں کر رہے تھے،" انہوں نے کہا۔ "وہ اس پکار کا جواب دے رہے تھے جس کے لیے ان کے دل تیار ہو چکے تھے"۔

اس فرق نے میرے لیے سب کچھ بدل کر رکھ دیا۔
"یہاں دو سطحیں ہیں،" انہوں نے کہا۔ "ایک وہ جس کی آپ کو اجازت ہے، اور دوسری وہ جس کی آپ تمنا کرتے ہیں"۔ تمنا کرنا عظیم عمل ہے، لیکن مطالبہ کرنا خطرناک ہے۔ "میں دعا کر سکتا ہوں،" انہوں نے کہا، "کہ اگر کبھی وہ لمحہ آئے، تو خدا مجھے حق کے لیے مکمل طور پر کھڑے ہونے کی طاقت عطا فرمائے، چاہے اس کی قیمت کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو"۔ لیکن میں خود سے یہ مطالبہ نہیں کر سکتا۔ اور میں یقیناً دوسروں سے بھی اس کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ "جب خدا نے اس کا مطالبہ نہیں کیا، تو ہم کون ہوتے ہیں کرنے والے؟"

اس کے بعد انہوں نے ایک ایسی بات کی جس کا اعتراف شاذ و نادر ہی کیا جاتا ہے: حوصلے میں عاجزی۔ "اگر قیمت بڑھتی جائے،" انہوں نے کہا، "اور آپ خود کو پیچھے ہٹتا ہوا پائیں، تو اس کا مطلب ہمیشہ بزدلی نہیں ہوتا"۔ کبھی کبھی اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آپ کی طاقت ابھی اتنی پروان نہیں چڑھی۔ "یہ آگاہی ہی دراصل عاجزی ہے،" انہوں نے کہا۔ یہ خود ترسی یا بہانے بازی نہیں ہے، بلکہ محض دیانت داری ہے۔ "میں شاید ابھی اس مقام پر نہیں پہنچا،" انہوں نے کہا، "اور یہ وہ بات ہے جسے میں خدا کے سامنے پیش کرتا ہوں——اسے چھپاتا نہیں ہوں"۔

پھر انہوں نے اس گفتگو کو عملی زندگی سے جوڑا۔ "یہ مت سمجھیں کہ حوصلہ غیر معمولی لمحات میں پیدا ہوتا ہے،" انہوں نے کہا۔ "یہ عام لمحات میں بنتا ہے"۔ روزانہ کی سچائی جب جھوٹ بولنا آسان ہو۔ روزانہ کا ضبطِ نفس، جب بدلہ لینے کا جی چاہتا ہے۔ روزانہ کی دیانت داری جب مصلحت پسندی میں عافیت لگے۔

"یہ آج کے تقاضے ہیں،" انہوں نے کہا، "انہیں پورا کرو"۔ اور اگر آپ مستقل مزاجی سے ان پر پورے اترتے ہیں، تو آپ کے اندر خاموشی سے کچھ تبدیل ہونے لگتا ہے۔ "آپ کی استعداد بڑھتی ہے،" انہوں نے کہا۔ ڈرامائی انداز میں نہیں، رات بھر میں نہیں، بلکہ حقیقی معنوں میں۔

انہوں نے مجھے ایک باریک مگر سنگین بات سے خبردار کیا۔ "اگر آپ بہت جلد اصولوں میں لچک پیدا کرنا شروع کر دیں،" انہوں نے کہا، "تو آپ اس مسل (muscle) کو مضبوط ہونے سے پہلے ہی کمزور کر دیتے ہیں"۔ چھوٹے چھوٹے سمجھوتے آپ کو تاویلیں گھڑنے کی تربیت دیتے ہیں۔ بار بار کی تاویلیں خوف کو جنم دیتی ہیں۔ اور خوف رفتہ رفتہ ضمیر کی جگہ لے لیتا ہے۔ "میں یہ نہیں کہہ رہا کہ خود سے ہیرو بننے کا مطالبہ کریں،" انہوں نے وضاحت کی، "میں یہ کہہ رہا ہوں کہ وقت سے پہلے ہار نہ مانیں"۔

انہوں نے اپنی بات ایک ایسی حقیقت پر ختم کی جو نہ تو تلخ تھی اور نہ ہی محض تسلی بخش——بلکہ سچی تھی۔ "زندگی مشکل ہے،" انہوں نے کہا۔ "دنیا کو آسان نہیں بنایا گیا۔ آپ نے ایک دن اسے چھوڑ جانا ہے۔ آپ کے بچوں نے بھی"۔ یہ یاد دہانی مایوس کن نہیں تھی، بلکہ یہ ایک وضاحت تھی۔

"سوال یہ نہیں ہے،" انہوں نے کہا، "کہ قیمت چکانے سے کیسے بچا جائے۔ سوال یہ ہے کہ جب قیمت چکانے کا وقت آئے تو تیار کیسے رہا جائے"۔ آج کے حصے کا حوصلہ آج ہی دکھائیں۔ کل کے حوصلے کو خدا پر چھوڑ دیں۔ "اگر کبھی کوئی بڑا امتحان آ ہی جائے،" انہوں نے خاموشی سے کہا، "اور خدا چاہے، تو وہ آپ کو وہ طاقت عطا کر سکتا ہے جو ابھی آپ کے پاس نہیں ہے"۔

حوصلہ کوئی ایسا سوئچ نہیں ہے جسے آپ بحران کے وقت آن کر دیں۔ یہ وہ استعداد ہے جسے آپ سکون کے دور میں پروان چڑھاتے ہیں۔ اور دانشمندانہ راستہ نہ تو اندھی بہادری ہے اور نہ ہی خوفزدہ ہو کر پسپائی——بلکہ یہ حق کے ساتھ وہ مستقل اور عاجزانہ وابستگی ہے جس پر آپ آج واقعی عمل کرنے کے قابل ہیں۔

اجازت اور تمنا کے درمیان، رحمت اور عظمت کے درمیان، اور آپ جو ہیں اور جو بننا چاہتے ہیں اس کے درمیان—— حقیقی حوصلہ وہیں موجود ہے۔